67576 ـ كيا وحشيت اور سخت روئى كى صفت سے معروف شخص كے جنازے ميں نہ جائيے ؟

سوال

كيا مسلمان شخص كے ليے سختى اور وحشيت كى صفات سے معروف شخص كے جنازے كى رسومات ميں شركت كرنے سے اجتناب كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص كے جنازے ميں شركت اور اس كى نماز جنازه ادا كرنا حتى كہ دفن تك شركت كرنا مسلمان كے حقوق ميں سے ہے، جيسا كہ بخارى اور مسلم ميں حديث مروى ہے:

ابو ہريره رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" مسلمان كے مسلمان پر چھ حق ہيں: سلام كا جواب دينا، مريض كى تيمار دارى كرنا، اور جنازے ميں شركت كرنا، دعوت قبول كرنا، اور چھينك كى دعا پڑھنے والے كو دعا دينا"

صحيح بخارى حديث نمبر (1240) صحيح مسلم حديث نمبر (2162)

اور مسلم شريف كى روايت ميں ہے:

" مسلمان شخص كى اپنے بھائى پر پانچ چيزيں واجب ہيں... "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" ظاہر يہى ہوتا ہے كہ يہاں وجوب كفايہ مراد ہے" انتہى

ديكھيں: فتح البارى (3 / 136).

يعنى جنازے ميں شركت كرنا فرض كفايہ ہے، جب كچھ لوگ اس ميں شركت كرليں تو باقى افراد سے ساقط ہو جائےگا، اور جب سب افراد ہى اسے ترك كرديں تو وه گنہگار ہونگے.

اور جنازے میں شرکت کرنے کا حکم بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث میں آیا ہے:

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کام کرنےکا حکم دیا اور سات اشیاء سے منع فرمایا: اور انہوں نے ذکر کیا: (مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا، چھینکنے والے کو دعا دینا، سلام کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا، اور قسم پوری کرنا)

صحیح بخاری حدیث نمبر (2445) صحیح مسلم حدیث نمبر (2066)

اور نمازہ جنازہ کی ادائیگی اور میت دفن کرنے تك جنازہ میں شرکت کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو جنازہ میں نماز کی ادائیگی تك شرکت کرتا ہے اسے ایك قیراط اور جو شخص دفن کرنے تك شرکت کرتا ہے اسے دو قیراط ملتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ دو قیراط کیا ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو عظیم پہاڑوں کی طرح "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1325) صحیح مسلم حدیث نمبر (945).

اس فضیلت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کی نماز جنازہ ادا نہیں کی، ان کے لیے بطور سزا اور عبرت اور ان کے افعال سے انہیں ڈانٹنے اور منع کرنے کے لیے، لھذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو مال غنیمت میں خیانت کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کی اور نہ ہی خود کشی کرنے والے کی.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایك شخص لایا گیا جس نے تیروں کے پھالے کے ساتھ خود کشی کرلی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی)

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (978).

المشاقص مشقص کی جمع ہے، اور تیر کی تیز اور چپٹی سائڈ کو کہا جاتا ہے.

ابو داود اور نسائی اور ابن ماجۃ رحمہم اللہ نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی خیبر کے دن فوت ہو گیا تو اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو"

تو اس کی وجہ سے لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تمہارے ساتھی نے اللہ کے راستے میں خیانت کی ہے)

تو ہم نے اس کا سامان دیکھا تو اس میں یہودیوں کا ایک ہار جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی ملا)

سنن ابو داود حدیث نمبر (2710) سنن نسائی حدیث نمبر (1959) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (2848).

الغلول: غنیمت کا مال تقسیم سے قبل خفیہ طریقہ سے لے لینے کو غلول کہتے ہیں.

اہل علم نے اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے سنت یہ ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ وہ غنیمت مین خیانت کرنے والے اور خود کشی کرنے والے شخص کا نماز جنازہ خود نہ پڑھائے.

اور یہاں دو مسئلے ہیں:

پہلا مسئلہ:

کیا امام کے ساتھ دوسرے اہل علم و فضل کو بھی ملحق کیا جاسکتا ہے؟

دوسرا مسئلہ:

کیا مال غنیمت میں خیانت اورخود کشی کرنے والے شخص کے ساتھ اس طرح کے دوسرے یا ان سے بھی سخت افراد کو بھی ملایا جا سکتا ہے، مثلا ڈاکو اور لٹیرے، اور ظالم اور کبیرہ گناہ کے مرتکب اور ظاہر گناہ اور معصیت کرنے والے افراد؟

جواب:

اس کا جوب یہ ہے کہ جی ہاں امام کے ساتھ دوسرے اہل علم و فضل کو ملحق کیا جا سکتا ہے، اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے اور خود کشی کرنے والے شخص کے ساتھ اس طرح کے دوسرے یا ان سے بھی سخت افراد کو

ملحق کیا جا سکتا ہے.

باجی رحمہ اللہ تعالی " المنتقی " میں کہتے ہیں:

اور ائمہ کرام اور اہل علم و فضل کا کبیرہ گناہ کے مرتکبین پر نماز جنازہ ادا نہ کرنے کی یہ سنت ہے، کہ اس طرح کے فعل کے مرتکبین کے لیے بطور سزا اور عبرت جنازہ نہ پڑھایا جائے، اور اپنے علاوہ کسی اور کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں ایمان کا حکم دیا جائےگا، اور وہ اپنے ان گناہوں اور معصیت کی بنا پر ایمان سے خارج نہیں ہوئے. انتہی

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس نے اپنی زندگی میں سوائے رمضان کے نہ تو زکاۃ ادا کی اور نہ ہی نماز، اس کے مرنے کی صورت میں اہل علم کو چاہیے کہ اس جیسے لوگوں کے لیے بطور سزا اور عبرت اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خودکشی کرنے والے اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے اور اس مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی جس نے قرض ادا نہیں کیا گیا لیکن اس کی بعض لوگ نماز جنازہ ضرور پڑھیں....

اور جو شخص فسق کا اظہار کرتےہوئے مرا اور اس میں کچھ نہ کچھ ایمان ہے جس طرح کہ مرتکبین کبیرہ ہیں، جو کوئی اس طرح کے لوگوں کے لیے بطور سزا ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتا اس نے بہتر اور اچھا کیا، اور جس نے اللہ تعالی کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی اور اس کے منع کرنے میں کوئی راجح مصلحت بھی نہیں تھی تو اس نے بھی اچھا اقدام کیا اور اگر وہ ظاہر میں رك جائے اور باطن میں اس کے لیے دعا کرے تا کہ وہ دونوں مصلحتوں میں جمع کر سکے، تو دونوں میں سے ایك کے فوت ہو جانے سے بہتر ہے. انتہی

دیکھیں: الاختیارات صفحہ نمبر (80).

اور المرداوی نے" الانصاف " میں امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ:

مرتکبین کبیرہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائےگی.

اور وہ کہتے ہیں: اور المجد (شیخ الاسلام ابن تیمیۃ کے دادا مجد الدین ابن تیمیۃ) نے اس مسلك کو اختیار کیا ہے کہ:

جو کوئی بھی بغیر توبہ کے ظاہرمعصیت و گناہ پرفوت ہو اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی.

الفروع میں کہتے ہیں: اور یہ صحیح ہے. انتہی

دیکھیں: الانصاف (2 / 535).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ:

کیا یہ ضروری نہیں کہ یہ حکم ہر بستی اور علاقے کے امیر یا قاضی یا مفتی تك پہنچایا جائے، یعنی جس کے نماز جنازہ نہ پڑھانے سے عبرت اور سزا ہو، تو کیا یہ حکم ان کی طرف منتقل ہو سکتا ہے؟

جواب:

جی ہاں، ان کی طرف حکم منتقل ہو سکتا ہے، لہذا ہر وہ شخص جس کے نماز جنازہ نہ پڑھنے میں سزا اور عبرت ہو اس کے لیے مسنون ہے کہ وہ خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھائے.

پھر شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مسئلہ: کیا غنیمت میں خیانت کرنے والے اور خود کشی کرنے والے کے ساتھ اس طرح کے دوسرے افراد یا ان سے بھی زیادہ مسلمانوں کو اذیت دینے والے افراد بھی ملحق ہو سکتے ہیں، مثلا ڈاکو اور لٹیرے ؟

جواب:

مشہور مذہب تو یہی ہے کہ ملحق نہیں کیا جا سکتا.

دوسرا قول:

جو بھی ان کی طرح یا ان سے بھی زیادہ سخت ہوں تو ان کی نماز جنازہ امام اور امیر نہ پڑھائے؛ کیونکہ جب شریعت کسی جرم اور معصیت پر کوئی سزا لاتی ہے تو وہ اس طرح کے دوسرےافراد یا اس سے بھی سخت افراد کو ملحق ہوتی ہے.

لہذا جب اس خیانت کرنے والے نے قلیل سی چیز کی خیانت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تو پھر آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے جو مسلمانوں کو راستوں میں لوٹے اور ڈاکے ڈالے، اور انہیں قتل کر کے ان کے مال ہتھیا لے، اورانہیں خوفزدہ کرے؟

کیا یہ اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا کہ اسے سزا دی جائے؟

جواب:

کیوں نہیں، اوراسی صحیح یہی ہے کہ: ان دونوں گناہوں اور معصیت کو برابر نہیں کیا، اور امام نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانے کی مصلحت دیکھی تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی جائےگی" انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (5 / 442).

اور اس بنا پر جو شخص بھی سختی اور قسوت قلبی اور وحشیت کے ساتھ معروف تھا، اس طرح کہ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب تھا، یا پھر علانیہ طور پر معاصی اور گناہ کا مرتکب ہوتا تھا، تو ضروری ہے کہ اہل علم و فضل اور علماء جو لوگوں میں کچھ اثرو رسوخ رکھتے ہیں وہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائیں، تا کہ اس طرح کےلوگوں کو عبرت حاصل ہو اور اس طرح کی معصیت و گناہوں اور ان کے مرتکبین سے نفرت پیدا کی جاسکے.

لیکن عام افراد جن کا لوگوں میں کوئی اثرورسوخ نہیں اور ان کےنماز جنازہ نہ پڑھنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور کوئی مصلحت نہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے جنازے میں شرکت کریں اور اس کی نماز جنازہ پڑھیں تا کہ اجروثواب حاصل ہو، جو کہ مسلمان کا اپنے بھائی پر حق ہے.

واللہ اعلم .